المکرمة النبویة فی الفتاوی المصطفویة

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، امام الفقہا، مفتیٔ اعظم ہند

تصنیف: حضرت علامہ مصطفٰے رضا قادری نوری علیہ الرحمہ

متوفی (۱۴۰۲ھ/1981ء)
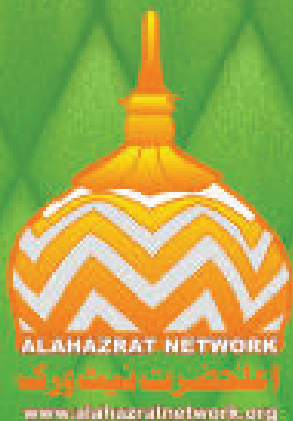
ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٦٠﴾

٦٠۔ اور جہاں تک ہو سکے فوج کی جمعیت کے زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے انکے مقابلے کے لئے مستعد رہو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور انکے سوا اور لوگوں پر جنکو تم نہیں جانتے اور اللہ جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی۔ اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان نہ کیا جائے گا۔

وَ اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦١﴾

٦١۔ اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔ کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سنتا ہے جانتا ہے۔

وَ اِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۙ﴿٦٢﴾

٦٢۔ اور اگر یہ چاہیں کہ تم کو فریب دیں تو اللہ تمہیں کفایت کرے گا۔ وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں کی جمعیت سے تقویت بخشی۔

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٣﴾

٦٣۔ اور انکے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ اور اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی انکے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے۔ مگر اللہ ہی نے ان میں الفت ڈال دی بیشک وہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔

طرق الہدٰی والارشاد الٰی احکام الامارۃ والجہاد جو باعتبار حجم بہت مختصر مگر نہایت مدلل جامع ہے مخالفین کے زعم باطل اور خیال عاطل اور وہم فاسد کا سد کرتا قامع ہے ان شاء اللہ تعالٰی مسلمانوں کے لئے بہت ہی نافع ہے۔ حاضر ہے ملاحظہ فرمائیے۔ اللہ تعالٰی عمل کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مصنف مدظلہ کی سعی مشکور اور انھیں اجر موفور بطفیل حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علیہ الغفور عنایت کرے آمین۔ وانا الفقیر الی الشرف محمد شرف الدین اشرف الجالسی غفرلہ المولی القوی العلی بجاہ حبیبہ النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از لاہور حویلی پتھران عالی موچی دروازہ مرسلہ خلیفہ شہاب الدین صاحب ۲۱ محرم ۱۳۴۱ھ

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ پ ۱۰ الانفال رکوع ۸۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ جو فرض مندرجہ بالا آیت کی رو سے مسلمانوں پر عائد ہوتا ہے اس زمانہ میں اس کی تعمیل کس طرح ہوسکتی ہے۔ اگر مسلمان اس پر عمل نہ کریں اور نہ ہی عمل کرنے کے لئے کوئی طریق کار سوچیں تو کیا وہ مسلمان رہ سکتے ہیں نیز یہ بھی فرمائیں کہ اس فرض کی اہمیت اسلام میں کس درجہ کی ہے۔

مکرمی معظمی جناب مولنا مولوی صاحب دام الطافکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف؟ فتوی ہذا جناب کی خدمت میں روانہ کیا جاتا ہے اس پر غور کیجئے۔ اور قرآن مجید اور حدیث نبوی سے اس کا شان نزول دیکھئے اور لکھئے کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس آیت کو کیا سمجھا اور اس پر کس طور سے عمل کیا اور اس سے کیا فوائد مرتب ہوئے۔ کیا اب یہ آیت منسوخ ہے یا ہمارے لئے بھی کوئی مفید سبق رکھتی ہے۔ اگر رکھتی ہے تو کیا علماؤں نے اس کی تبلیغ واضح طور پر کردی ہے اگر نہیں کی تو کیا اب کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔ اگر اب بھی تیار نہیں تو کیا اس آیت کے تحت میں آتے ہیں یا نہیں اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (پ ۲ ع ۳) اگر آتے ہیں تو کیوں اب بھی خدا کا خوف نہیں کرتے اور کیوں اپنی عاقبت کو تائب ہو کر سنوار نہیں لیتے۔ نیز یہ بھی عرض ہے کہ اس آیت پر عمل نہ کرنے سے اسلام کو کس قدر نقصان پہنچ چکا ہے اور اگر آئندہ بھی عمل نہیں کیا گیا تو کس قدر نقصان

پہونچے گا خدا کے لئے میری اس یاددہانی سے فائدہ اٹھائیے اور خلق خدا کو راہ راست پر لائیے میں نے اپنا فرض ادا کردیا ہے اور اب آپ اپنا فرض ادا کیجئے۔ والسلام خاکسار خلیفہ شہاب الدین۔

الجواب ۔ چند مقدمات استماع فرمائیے کہ وضوح حق بروجہ اتم واکمل ہو اور ان شاء اللہ تعالٰی نور حق آفتاب نصف النہار سے زیادہ تاباں ودرخشاں ہو کر چشمہائے مخالفین کو خیرہ کردے اور معاندین کی نگاہوں میں چکا چوند مچادے وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝[1]

(۱) ہم مسلمانوں کے آقا ومولٰی ملجا وماوٰی نبی کریم رؤف ورحیم رافع مناصب واعلام نافع اسقام دافع جملہ آلام شافع انام شارع اسلام علیہ وعلٰی سائر الانبیاء الکرام وصحبہ العظام وآلہ الفخام افضل الصلوٰۃ واکمل السلام تمام عالم کے لئے رحمت عام ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ اسی لئے ان کی مقدس شریعت نہایت سہل ہے والحمد للہ تعالٰی وہ پاک ہے اس سے کہ کسی ایسی بات کا حکم دے جو فوق طاقت وقوت بشر اور انسانی وسعت سے باہر ہو ان پر جس کتاب کریم یعنی قرآن عظیم نے نزول فرمایا یہ ارشاد فرمایا آیا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا[2] اور یہ فرمان الٰہی سنایا آیا فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ[3] یونہیں یہ ارشاد فرمایا لَا نُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا[4] خود آپ نے جو فرمان نقل کیا اس میں بھی بما استطعتم ہے حدیث شریف میں ہے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ[5]۔

(۲) یونہیں یہ پاک شریعت اس سے منزہ ہے کہ بے فائدہ وعبث امر کا حکم فرمائے قال اللہ سبحٰنہ وتعالٰی وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا لٰعِبِیْنَ[6]۔ ھذا کلہ ما افادہ امامنا مجدد المائۃ الحاضرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

(۳) اپنی عزت وجان ومال خصوصًا جان کی حفاظت تو اہم فرائض سے ہے یہاں تک کہ اعظم فرائض نماز سے بھی اہم تر ہے کہ نماز اور سب فرائض فرع ہیں اور وجود اصل۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ[7] اپنے ہاتھوں اپنی جانیں ہلاکت میں نہ ڈالو۔

(۴) فتنہ وفساد سخت شنیع وقبیح ومنہی عنہ ہے قال عزمن قائل لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ[8]۔

(۵) ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے جو کام کل کا ہے آج نہ ہوگا یا جو کل ہوسکتا تھا وہ آج نہیں ہوسکتا کہ پہلے کا وقت آیا نہیں اور دوسرے کا وقت گذر گیا۔ یونہیں ہر بات کہنے کا ایک موقع اور محل ہوتا ہے بے موقع بے محل بات کہنا لوگوں کو ہنسنے کا موقع دینا ہے ایسی بات لغو بے ہودہ اور بے اثر پادر ہوا ہوتی ہے ـــــ

[1] سورۃ الصف آیت نمبر ۸ [2] بقرہ آیت ۲۸۶ [3] تغابن آیت ۱۶ [4] انعام آیت ۱۵۲ [5] مشکوٰۃ ص ۴۳۶ [6] انبیاء آیت ۱۶ [7] بقرہ آیت ۱۹۵ [8] بقرہ آیت ۱۱

کہ ہر سخنے موقع و ہر نکتہ مقامے دارد۔ جب یہ مقدمات خمسہ ممہّد ہولیے اب اصل مقصود کی جانب عود کیجئے۔

فاقول وعلی اللہ اعول۔ ان مقدمات سے ظاہر ہوا کہ جو حکم انسانی قوت و طاقت بشری وسعت و استطاعت سے باہر ہو۔ وہ ہرگز حکم شریعت مطہرہ نہیں جس حکم میں کوئی فائدہ نہ ہو عبث و لغو ہو وہ ہرگز ہماری پاک شرع کا حکم نہیں جس حکم میں بے فائدہ اتلاف جان و اہلاک نفس ہو وہ اس شرع مبین کا حکم نہیں۔ یونہی جس حکم سے سوتے فتنے جاگیں فساد برپا ہوں وہ کبھی مقدس اسلام کا حکم نہیں ہوسکتا۔ اب یہ خود دیکھ لو کہ یہاں اس وقت حکم جہاد میں تکلیف مالا یطاق ہے یا نہیں۔ اس میں کوئی فائدہ ہے یا سراسر مضرت۔ جانوں کی بے وجہ ہلاکت ہے یا حفاظت۔ فتنہ و فساد کی اثارت ہے یا اماتت۔ اس میں مسلمانوں کی عزت ہے یا ذلت۔ یہ حکم قبل از وقت ہے یا خاص وقت پر۔ ان امور پر غور کرلینے کے بعد مسئلہ بالکل صاف ہوجائے گا۔ اصلا خفا نہ رہے گا۔ کیا نہتوں کو ان سے جو تمام ہتھیاروں سے لیس ہوں لڑنے کا حکم دینا سختی نہیں اور تکلیف فوق الوسعت نہیں کیا ایسوں کو جو ہتھیار چلانا بڑی بات ہے اٹھانا نہیں جانتے جن کے وہم میں بھی کبھی نہیں گزرا کہ بندوق کس طرح اٹھاتے تلوار کیونکر تھامتے مارتے طمنچے کیسے چلاتے ہیں جنھوں نے کبھی جنگ کے ہنگامے لڑائی کے معرکے خواب میں نہ دیکھے۔ انھیں توپوں کے سامنے کردینا کچھ زیادتی نہیں کیا ایسوں سے میدان کرانا اور ان کی جانیں مفت گنوانا عبث نہیں کیا یہ فتنہ و فساد نہیں کہ مسلمانوں کی عزیز اور قیمتی جانیں مفت ضائع ہوں اس سے قبیح کیا اور فتنہ اور اس سے زائد فساد فی الارض کیا ہوگا ایک مسلمان ایک کعبہ نہیں ہزار ہوں ان سے زیادہ افضل و بہتر ہے ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر ست ۔۔۔ از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر ست

فتنۃ المستقل میں ہے علامہ ابراہیم حلبی فرماتے ہیں حرمۃ المسلم الواحد ارجح من حرمۃ الکعبۃ۔ تو ایک جان مسلم کا اتلاف کعبہ ڈھانے سے بدتر ہے بلکہ ساری دنیا کا زوال اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان کے ناحق قتل سے کہیں ہلکا ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لزوال الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم۔ رواہ الترمذی والنسائی عن ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ایسی حالت میں جہاد جہاد کی رٹ لگانا غیر قوموں کو اپنے اوپر ہنسانا اور ان سے یہ طعن اٹھانا ہے ؎

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

اور جب کہ وہ ان شناعات و قبائح پر مشتمل ہے حرام حرام حرام ہے وہ ہرگز حکم شرع نہیں شریعت پر افترا و بنیاد

[1] جامع ترمذی جلد اول صـ۲۵۹، [2] خطبہ صـ۳۳۰

ہے جو آج اسے حکمِ الٰہی وامرِ حضرت رسالت پناہی ٹھہرا رہے ہیں مسلمانوں کے سخت دشمن ہیں وہ اللہ ورسول پر افترا کرتے بہتان باندھتے ہیں اور اللہ عزوجل فرماتا ہے[1] اِنَّ الَّذِیۡنَ یَفۡتَرُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ لَا یُفۡلِحُوۡنَ اور فرماتا ہے رب تبارک وتعالٰی[2] اِنَّمَا یَفۡتَرِی الۡکَذِبَ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ اور ارشاد فرماتا ہے عزوعلا۔[3] وَیۡلَکُمۡ لَا تَفۡتَرُوۡا عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا فَیُسۡحِتَکُمۡ بِعَذَابٍ وَقَدۡ خَابَ مَنِ افۡتَرٰی ۔ اور فرماتا ہے جل جلالہٗ وعم نوالہ[4] لَعۡنَۃَ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ یہاں کے نہتے بے سروسامان جنگ سے ناواقف مسلمان ان پر تو ان پر خود سلطان اسلام جس کے پاس سامان حرب بھی ہو اور باقاعدہ فوج بھی وہ اگر یہ سمجھے کہ کفار زائد ہیں یہ فوج وسامان انھیں کافی نہ ہوگا تو ایسی حالت میں اسے ان سے پہل ناجائز ہے کتب میں یہ مسئلہ مصرح ہے شامی ردالمحتار میں فرمایا ھذا اذا غلب علٰی ظنہ انہ یکافئھم والا فلا یباح قتالھم۔

خود اس گاندھی امت کے لیڈر اعظم مولوی عبدالباری کو مسلم ہے کہ یہ وقت وقت جہاد نہیں اور یہ کہ وہ نامفید اور بے ضرورت اہلاک نفس ہے۔ وہ اپنے رسالہ ہجرت میں کہتے ہیں۔ "میں کشت وخون کو خصوصاً مجمع حملہ کی صورت میں جیسا کہ لشکر کرتا ہے غیر مفید سمجھتا ہوں کیونکہ اس کے اسباب مجتمع نہیں"۔ اسی رسالہ میں لکھتے ہیں۔ "اس میں شک نہیں کہ اہلاک نفس بلاضرورت جائز نہیں قانون جن امور کو روکتا ہے ان کو نہ کرنے میں ہمیں عذر ہے"۔ جہاد تین قسم ہے یہ حکم حرمت اس وقت یہاں سنانی سے خاص ہے جسے آج لیڈران فرض ٹھہرا رہے ہیں رہے لسانی وجنانی وہ بفضلہٖ تعالٰی علمائے سنت وتمام اہلسنت نے کیے کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ کرتے رہیں گے۔ لیڈران الٹے چلے کہ جو حرام تھا اسے فرض بتایا اور جو فرض تھا اسے اپنے چہیتے اپنے پیارے ہندوؤں کے ساتھ حرام کیا۔

اصل یہ ہے کہ وہ گاندھی کو اپنا امام وپیشوا ہادی ورہنما جانتے بلکہ نبی بالقوہ بلکہ نبی بالفعل مانتے کہ اُسے مذکر مبعوث من اللہ کہتے اور اس پر ساری عمر قرآن وحدیث قربان ونثار کرتے ہیں صاف صاف لکھتے ہیں خدا نے ان کو (گاندھی) کو مذکر بنا کر بھیجا ہے ان کو (گاندھی) کو اپنا راہنما بنالیا ہے جو وہ کہتے ہیں وہی مانتا ہوں۔ میرا حال تو سردست اس شعر کے موافق ہے ؎

عمریکہ بآیات واحادیث گزشت
رفتی ونثار بت پرستی کردی

لہٰذا گاندھی کے اقوال واحکام پر سر منڈاتے اور احکام اسلام کو پس پشت ڈالتے ہیں اس کے مخالف

[1] سورۂ نحل آیت ۱۱۶ [2] سورۂ نحل آیت ۱۰۵ [3] سورۂ طٰہٰ آیت ۶۱ [4] سورۂ آل عمران آیت ۶۱

اسلام اعمال کو قرآن و حدیث کا جامہ پہناتے ہیں۔ جو کچھ وہ کہتا ہے یہ کہتے ہیں جو وہ کرتا ہے یہ کرتے ہیں غرض اتباع ہوا پھرتے ہیں۔ ورنہ کیا آج سے قبل قرآن عظیم میں آیات جہاد و ترک موالات نہ تھیں۔ کیا وہ دن بھولے جا سکتے ہیں جب کہ قرآن عظیم سے یہی آج بڑے لمبے چوڑے دعوے ترک موالات از نصاریٰ کرنے والے نیا چولا بدل چکے ہیں آج اس تحریک جوش و خروش میں نصاریٰ کے بندہ درم خریدی بنے ہوئے تھے ان کی اطاعت فرض ٹھہراتے تھے انھیں اولی الامر منکم میں شمار کراتے تھے ان بے سرتابی کو حرام اور ان پر چڑھائی کو بغاوت و فساد فرماتے تھے مسلمانوں کو باغی مجرم مفسد خطاوار ہونے کا حکم لگاتے تھے۔ آج یہ نصاریٰ ظالم ہیں کل تک یہی رحم دل نیک دل مہربان تھے آج ان کی کچہریوں میں ظلم ہوتا ہے کل تک عدل و انصاف ہوتا تھا آج ان میں مقدمات لے جانا حرام ہوگئے آج یہ کہا جاتا ہے کہ وہاں خلاف شرع فیصلے ہوتے ہیں کل تک یہی کچہریاں عدالتیں تھیں۔ بلکہ عدالتیں تو آج تک کہا جاتا ہے۔ مگر یہ اجتماع النقیضین عجیب ہے۔

اس وقت ہمارے پیش نظر وہابیہ دیابنہ کی کتاب تذکرۃ الرشید ہے جو ان کے ایک امام مرحوم کی سوانح ہے اس میں غدر ۱۸۵۷ء کے واقعات سے اپنے اس امام مرحوم رشید احمد گنگوہی کی واقعہ گرفتاری و رہائی کا تذکرہ کیا ہے اسی میں ان نصاریٰ کو جو آج بحکم گاندھی کافر ہوئے جن سے آج باتباع گاندھی موالات حرام و کفر ہے موالات تو موالات مجرد معاملت بھی ناجائز ہے۔ جو باوجود اس اعتراف کے کہ اس زمانہ ۱۸۵۷ء میں ہزار ہا بندگان خدا ناکردہ گناہ پھانسی چڑھائے گئے (تذکرۃ الرشید صفحہ ۷۳) ظالم نہ تھے آج بقول گاندھی ظالم ٹھہرے وہ بھی جب جب کہ جلیان والے باغ کا واقعہ پیش آیا۔ ورنہ کانپور کی مسجد پر مسلمانوں کے سینے چھلنی ہوئے دہلی میں کیا کیا کشت و خون نہ ہوئے کل تک وہ مالک تھے یہ مملوک تھے وہ سردار تھے یہ غلام تھے وہ مخدوم تھے یہ خادم تھے یہ بندے تھے وہ سرکار تھے وہ پیارے تھے یہ ان کے جاں نثار تھے۔ کہ انھیں افسروں سرکار ملک کے معزز القاب رحم دل نیک دل مہربان کے خطاب تھے۔ اور ان کے مقابل مسلمان باغی مفسد مجرم خطاوار تھے انھیں نصاریٰ پر اپنے امام مرحوم کی جاں نثاری کو بڑے فخر و مباہات کے ساتھ بیان کیا۔

آپ کو ان مفسدوں سے مقابلہ بھی کرنا پڑا جو غول کے غول پھرتے تھے حفاظت جان کے لئے البتہ پاس تلوار رکھتے تھے اور گولیوں کی بوچھار میں بہادر شیر کی طرح نکلے چلے آتے تھے ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی اپنے رفیق جانی مولانا قاسم نانوتوی اور طبیب روحانی حاجی صاحب و نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں سے مقابلہ ہو گیا یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا

اس نے اٹل پہاڑ کی طرح پا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جاں نثاری کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ رے شجاعت و جوانمردی کہ جس ہولناک منظر سے شیر کا پتہ پانی اور بہادر سے بہادر کا زہرہ آب ہو جائے وہاں چند فقیر ہاتھ میں تلواریں لئے جم غفیر بندوقچیوں کے سامنے ایسے جمے رہے گویا زمین نے پاؤں پکڑ لئے ہیں چنانچہ آپ پر فیریں ہوئیں اور حضرت حافظ ضامن زیر ناف گولی کھا کر شہید بھی ہوتے۔"

اللہ اللہ۔ یا بایں شورہ شوری یا بایں بے نمکی۔ کہ نری معاملت سے آدمی کافر ہو جائے۔ یا کم از کم حرام کار ٹھہرے۔ لطف یہ کہ وہی انگریز ہیں وہی ان کا مذہب وہی ان کی گفتار وہی رفتار وہی کردار اور اس سے بڑھ کر نادان اور احمق کون جو واقعہ فاجعہ کانپور پیش نظر ہوتے ہوئے آنکھیں بند کر کے یہ کہہ دے کہ اب مسلمانوں کی محبت نے انھیں انگریزوں کے ساتھ طرز عمل بدلنے پر مجبور کر دیا جب ترکوں پر مظالم دیکھے رہا نہ گیا۔ اپنے بھائیوں کے لئے اپنے سرکاروں سرداروں مالکوں سے منھ موڑ لیا اپنے پیاروں سے وہ رشتہ جاں نثاری توڑ لیا۔ اگر کوئی بد عقل ایسا کہے تو اس کا جواب اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے جو حدیث میں ارشاد ہوا کہ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ[1] کیا کانپور اور دہلی کے مسلمان مسلمان نہ تھے کیا ان پر ظلم نہ ہوئے کیا وہ مسلمان نہ تھے جو غدر میں شریک تھے جن سے انگریزوں کی جانب سے یہ لڑے یا مسلمان تو تھے مگر اس ہمدردی کے قابل نہ تھے یہ ہمدردی ترکوں ہی کے لئے خاص ہے دوسرا اس میں ان کا شریک نہیں ہو سکتا اگر ہے تو وجہ فرق کیا ہے کہ ترکوں پر جو ظلم کرے وہ ایسی سزا کا مستحق ہو اور ساری دنیا کے مسلمانوں پر شوق سے ظلم کرے ان کی بلا جانے یہ ٹس سے مس نہ ہوں وہ فقرات صفحہ وار درج ذیل ہیں جن میں نصاری کی وہ تعریفیں مدحیں منقبتیں اور مسلمانوں کی وہ کچھ توہینیں تنقیصیں تذلیلیں ہیں۔

اپنی سرکار سے باغی صفحہ ۳ ، ۷۔ سرکاری خیر خواہ صفحہ ۴ ، تھانہ بھون سرکاری فوج سے گھیر لیا گیا حاشیہ صفحہ ۵ ، اپنی سرکار کے مخالف صفحہ ۵ ، سرکار پر جاں نثاری صفحہ ۵ ، ۷۔ سرکاری خیر خواہ صفحہ ۶ ، ملازمان سرکاری صفحہ ۶ ۔ سرکار کے نزدیک باوجاہت صفحہ ۷ ، ۷۔ سرکاری بغاوت صفحہ ۷ ، ۷۔ سرکاری خطاوار صفحہ ۹ ، ۔ آپ حضرات اپنی مہربان سرکار کے دلی خیر خواہ تھے تا زیست خیر خواہی ثابت رہے صفحہ ۹ ، ۔ آپ (رشید احمد) سمجھے ہوئے تھے کہ میں جب حقیقت میں سرکار کا فرمانبردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا کیا ہوگا اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے سو کرے۔ ملازمان سرکاری صفحہ ۱۹۲۔ رحم دل گورنمنٹ صفحہ ۳ ، ۔ ایضاً صفحہ ۹ ، ۷۔ نیک دل عیسائی صفحہ ۲۲ الزام بغاوت صفحہ ۳ ، ۷ ۵۷ء وہ سال تھا جس میں (گنگوہی) پر اپنی سرکار سے باغی ہونے کا الزام لگایا گیا صفحہ ۳ ، بغاوت کا علم قائم کیا فوجیں باغی ہوئیں صفحہ ۲ ، ۷۔ منصفی صاحب انگریز نے جو باغیوں کی سرکوبی کے لئے حکم موت کا

[1] ابوداؤد جلد دوم ص ۳۴۹

مجاہدین کو ضلع سہارن پور میں متعین کیا گیا مخبری کی حاشیہ صفحہ ۲، گورنمنٹ نے باغیوں کی بغاوت کے باعث اپنا امن اٹھالیا صفحہ ۴، مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے والا نہ تھا صفحہ ۵، جب بغاوت و فساد کا قصہ فرو ہوا صفحہ ۶، باغیوں کی سرکوبی شروع کی صفحہ ۶، نہ ایسی اندھی جنگ بغاوت کبھی دیکھی یا سنی صفحہ ۶، باغی کی اہانت سرکاری بغاوت صفحہ ۷، ان کو باغی و مفسد اور مجرم و سرکاری خطاوار ٹھہرا رکھا تھا صفحہ ۹، مفسدوں میں شریک صفحہ ۳، ظلم فساد کھلم کھلا بلند کیا صفحہ ۳، مفسدوں میں شریک ہونے کی راہ چلائی صفحہ ۴، مفسدوں سے مقابلہ صفحہ ۴، جب مفسدوں کی معرکہ آرائی سے پیچھا چھٹا صفحہ ۶، بزدل مفسدوں کو صفحہ ۶، یہ نفس کش حضرات فسادوں سے کوسوں دور تھے صفحہ ۶، جماعت مفسدین صفحہ ۹، ہمارا کام فساد کا نہیں نہ ہم مفسدوں کے ساتھی صفحہ ۸۵، کچہری کے عالیشان کمرے اور عدالت کے وسیع مکانات صفحہ ۶، عدالت سے حکم ہوا صفحہ ۴، جس وقت حاکم کا حکم عدالت سے جان کی اتباع ہوا و ہوس کی تصویر کا دوسرا رخ۔

اب کمیٹی مسمّٰی بہا جمعیۃ العلماء اور ہر خلافت کمیٹی سے ضروری سوال ہے

ایسے لوگ جنھوں نے اس گورنمنٹ کو جس کی نسبت آپ ہی حضرات کا یہ فتوٰی ہے کہ جو اس سے موالات بلکہ معاملت کرے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگا اور دین ڈھائے گا اور معاذ اللہ تان کو اپریشن و جنگ موالات ہو جائے گا رحمدل نیک دل مالک سرکار وغیرہ کہیں ان کی دلی خیر خواہی کا دم بھریں ان پر جاں نثاری کو تیار ہوں تیار ہی نہیں بلکہ کر گزریں ان کی جانب سے مسلمانوں سے لڑیں اور اسے فخریہ خوشی خوشی بیان کریں۔ ان کی کچہری و عدالت کہیں (جن کی نسبت آپ آج فرماتے ہیں کہ ان میں سراسر ظلم ہوتا ہے) جنھوں نے ان کے وہ اکرام و عزتیں کیں اور مسلمانوں کو دشنام و ذلتیں دیں کیسے ہیں کیا ہیں، جھوٹے دروغ باف کذاب مستحق لعنت و عذاب نار یا بہر خوشامدی ظالم موذی کفار کچھ ہیں یا کچھ نہیں۔ سچے پکے مسلمان ہیں اس لئے کہ جمعیۃ العلماء یا خلافت کمیٹیوں کے ارکان ہیں۔ آپ لوگوں کے نزدیک ایسے ظالم کو بلکہ کسی کافر کو جس سے ایسے ظلم بھی نہ صادر ہوئے ہوں سرکار و ملک وغیرہ کہنا جائز ہے یا ناجائز۔

اس حدیث کا کیا مطلب ہے لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یک سیدا فقد اسخطتم ربکم نیز حدیث[1] اذا مدح الفاسق غضب الرب واھتز لذلک العرش کے کیا معنی ہیں ان دونوں حدیثوں سے ان کا کیا حکم ہوگا جنھوں نے فاسق و منافق نہیں کھلے کافروں کی تعریفوں کے وہ پل باندھے۔

[1] بیہقی، مشکوٰۃ ص۴۱۲

کافر کو نیک دل کہنا کیسا ہے۔ ان پر جاں نثار کرنے والے کا کیا حکم ہے۔ کافروں کی طرف سے مسلمانوں سے لڑنا کیا حکم رکھتا ہے۔ کافروں کے جانب دار گروہ سے اگر کوئی قتل ہو گیا شہید ہوگا۔ جو اسے شہید کہے اس کا کیا حکم ہے۔ بغاوت کے کیا معنی ہیں۔ باغی کا کیا حکم ہے کیا غدر کے مسلمان باغی تھے بلا وجہ شرعی مسلمانوں کی توہین وتحقیر کرنے والوں کا کیا حکم ہے مسلمانوں کو ناحق ایذا دیں اور ایذا دینے والے کی بابت حکم شرعی کیا ہے کافروں کی کچہریوں بلکہ مسلمانوں کی کچہریوں کہ جن میں خلاف شرع فیصلے ہوتے ہیں انھیں عدالت کہنا کیسا ہے اور قائل کا کیا حکم ہے؟ ان باقرار خود ملومین نصاری جاں نثاران گورنمنٹ دلی خیر خواہان انگریزان متقاتلین ومحاربین با مسلمانان متکسین وموذین مومنان سے جو میل جول رکھے اس کی نسبت حکم شرعی کیا ہے۔ خصوصاً وہ لوگ جو ان کی ایک ایک وقت کی دعوت میں پانچ پانچ سو اڑائیں وہ بھی اپنے نہیں بلکہ غریب مسلمانوں نے جو روپیہ نہایت عرق ریزی سخت جانکاہی سے کمایا اور اپنے مظلوم ترک بھائیوں کی امداد کے لئے دیا اس پر اس بے دردی سے چھری چلائیں ان کا شاندار استقبال کریں کرائیں غرض کوئی دقیقہ ان کے اعزاز واکرام کا اٹھانہ رکھیں انھیں صدر جلسہ صدر جمعیت کریں بلکہ بعض کو شیخ الہند بنائیں۔ کیا آج سے پہلے انگریز انگریز نہ تھے یا وہ مسلمان جو غدر میں پھانسیاں دیئے گئے دریائے شور بھیجے گئے سخت سزایاب ہوئے جو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیئے گئے وہ مسلمان نہ تھے۔ یا جب تک (معاذ اللہ) قرآن عظیم میں ترک موالات وجہاد کے احکام نہ تھے آج گاندھی نے جسے آپ لوگ مذکر مبعوث من اللہ مانتے ہیں بتاتے ہیں۔ بینوا بیانا شافیا۔

مسلمانو! جمعیت وکمیٹی کے لوگ جو کچھ جواب دیں مگر تم جانتے ہو کہ انگریز جب بھی انگریز ہی تھے مسلمان نہ تھے اور غدر کے مسلمان بھی ضرور مسلمان تھے اور قرآن عظیم میں یہ احکام بھی بلا ریب تھے۔ اور یہ لوگ گاندھی کے بتانے سے پہلے بھی قرآن پڑھتے اور ان احکام الٰہیہ کا علم رکھتے تھے۔ تو پھر ظاہر کہ بات وہی ہے جو ہم نے بیان کی کہ یہ لوگ پابند ہوا وہوس ہیں جب انگریزی سلطنت میں اپنا رسوخ بڑھا تا اعتبار جماتا تھا الہٰذا رنگ وہ تھا اب ہوس سوراج اور آزادی خود مختاری کے نشہ اور سلطنت کرنے کی خواہش کی ترنگ میں رنگ یہ ہے۔ کہ گاندھی کے بندے ہیں جو وہ کہتا ہے وہی مانتے ہیں عمر قرآن وحدیث تک اس پر نثار کرتے ہیں۔ غرض خدا کے بندے نہ جب تھے نہ اب ہیں۔ قرآن اور اسلامی احکام نہ جب مانتے تھے نہ اب عوام کو بہکانے اور جاہلوں کو پھسلانے کے لئے نام قرآن وحدیث کرتے ہیں پہلے انگریزوں کے جاں نثار تھے اب گاندھی پر مرتے ہیں۔ اس وقت یہ حکم جہاد بھی اسی دشمن اسلام ومسلمین گاندھی بددین کا حکم ہے۔ جیسے پہلے ہجرت سے نقصان پہونچانے مسلمانوں

کے تمام مال برباد کرائے ان کی بیش بہا جائدادیں اور اموال کوڑیوں میں بکوائے سب کے کوٹھے کرائے غریب مسلمانوں سے تنا کر یہ کہاں تھا یوں اپنے ہندو بھائیوں کو دلوائے۔

یوں ہی یہ مسئلہ جہاد نکال کر اس نے چاہا کہ مسلمانوں کو جن کی روح بالکل فنا ہو چکی ہے کچھ یوں ہی سی رمق باقی ہے وہ بھی کیوں رہ جائے بالکل تباہ کرائے۔ اگرچہ بظاہر گاندھی کی پالیسی یہ نہ ہوا اور وہ اخباروں میں یہ شائع کرتا ہو کہ میں ان دنوں جب کشت و خون کو روا نہیں رکھتا مگر ادنیٰ تامل سے یہ نکتہ حل ہو سکتا ہے غور فرمائیے جو لوگ بے حکم گاندھی نوالہ نہ توڑیں وہ بغیر اس کے مشورہ کے ایسے امر عظیم کا نام کیونکر لیتے معلوم ہوا کہ ضرور اس نے ان کو یہ حکم دیا کہ تم جہاد جہاد پکارو اور اس سے انگریزوں کو مرعوب کر لو اور میں دوسری پالیسی سے کام نکالوں گا عقل ہوتی تو اس مسئلے کو سمجھتے مگر عقل تو گاندھی نے لے لی سمجھے کون۔

مسلمانو! تم نے دیکھا یہ ہے تمہارے رب کریم کے ارشاد یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا[1] کی کھلی تصدیق۔ اور ابھی کیا ہے اگر تم اب بھی ہوش میں نہ آئے تو دیکھو گے اور اپنے کئے کا مزا چکھو گے ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا

کاش تم اب بھی سنبھلو اور ان گندم نما جو فروشوں سے بھاگو۔ ان کی تو دلی خواہش ہے کہ تم مشقت میں پڑو قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَ مَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ۔

آپ کے سوالات کے اصل مقصد کا جواب تو بحمد اللہ تعالیٰ یہ ہو لیا مگر اب دوسرے طور پر ہر ہر سوال کا جواب مختصر عرض ہے ـــــــــــــــ اللہ عزوجل اپنی کتاب کریم قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ[2] اور ارشاد فرماتا ہے عز جلالہ قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ[3] اور ارشاد ہوتا ہے فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ[4] اور فرماتا ہے عز نوالہ فَقَاتِلُوْۤا اَىٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَاۤ اَیْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَنْتَهُوْنَ[5]۔

جو فرض ان آیات کریمہ مندرجہ بالا سے مسلمانوں پر عائد ہوتا ہے اس زمانہ میں اس کی تعمیل کس طرح ہو سکتی ہے (آپ اگر علم رکھتے ہوں تو آپ ورنہ خود گاندھی امت کے علما و لیڈر سے دریافت فرما کر مطلع کیجئے) اگر مسلمان ان پر عمل نہ کریں اور نہ ہی عمل کرنے کے طریق کا ر سوچیں تو کیا وہ مسلمان رہ سکتے ہیں (ترک فرض پر مسلمان

[1] آل عمران آیت ۱۱۸ [2] توبہ آیت ۷۳ [3] ایضاً آیت ۲۹ [4] ایضاً آیت ۵ [5] ایضاً آیت ۱۲

ندوے کا سوال عجیب ہے) نیز یہ بھی فرمائیں کہ اس فرض کی اہمیت اسلام میں کس درجہ کی ہے فتوی (استفتا) ہذا جناب کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے اس پر غور کیجئے (اور اگر خود علم نہ رکھتے ہوں تو انھیں لیاڈر گاندھوی ملت کو دیدیجئے کہ وہ غور کریں) اور قرآن و حدیث نبوی سے اس کا شان نزول دیکھئے (یا وہ دیکھیں مگر قرآن عظیم سے شان نزول دیکھنا ہے عجیب) اور دیکھئے کہ آیا رسول اللہ صلعم (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لکھیے علمائے صلعم یا صرف ص لکھنے کو تنقیص شان رسالت اور لکھنے والے پر حکم کفر فرمایا ہے) نے ان آیات کو کیا سمجھا اور ان پر کس طور سے عمل کیا ہے اور اس سے کیا فوائد مرتب ہوئے کیا اب یہ آیات منسوخ ہیں (یا اب مشرک ندوے مسلمان ہوگئے کیا گاندھی اور لاجپت رائے اور مدن موہن مالوی وغیرہ ائمہ کافر نہیں) یا ہمارے لئے بھی کوئی مفید سبق رکھتے ہیں اگر رکھتے ہیں تو کیا علماؤں (علما) نے ان کی تبلیغ واضح طور پر فرمادی ہے اگر نہیں کی تو کیا اب کرنے کے لئے تیار ہیں یا نہیں اگر اب بھی تیار نہیں تو کیا اس آیت کے تحت میں آتے ہیں یا نہیں [1] اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ (اٰلایۃ) یوں لکھیے ن اور ت کے درمیان الف نہیں وَالْہُدٰی...... وان (دونا) یہاں کا الف بینت میں لکھ دیا برابر ہوگئے التواب الرحیم اگر آتے ہیں تو کیوں اب بھی خدا کا خوف نہیں کرتے اور کیوں اپنی عاقبت کو تائب ہوکر سنوارتے نہیں لیتے نیز یہ بھی عرض ہے کہ اس پر بھی غور کیجئے (یا لیاڈر غور کریں) کہ ان آیات پر عمل نہ کرنے سے اسلام کو کس قدر نقصان پہونچ چکا ہے اور اگر آئندہ بھی عمل نہیں کیا گیا تو کس قدر نقصان پہونچے گا خدا کے لئے ہماری اس یاددہانی سے فائدہ اٹھائیے اور خلق خدا کو راہ راست پر لائیے ہم نے اپنا فرض ادا کردیا ہے اور اب آپ (یا وہ لیاڈر) اپنا فرض ادا کریں۔ جو جواب آپ یا وہ لیاڈر دیں اپنے ان سوالات کا ادھر سے بھی وہی جواب سمجھ لیں۔

مہربانا! بات وہی ہے کہ ہر فرض بقدر قدرت و بشرط استطاعت ہے آپ مذکورہ سوال میں خود یہ شرط موجود تھی غور فرمالئے حاجت سوال نہ ہوتی۔ اگر آپ میں قوت و استطاعت ہے بسم اللہ فرمائیے آپ کو کس نے روکا ہے۔ کرم فرمایا یہ عرض محض بنظر خیرخواہی اسلام و مسلمین اور ابتغاء لمرضات رب العالمین و حبیبہ رحمۃ للعالمین ہے معاذ اللہ برائے رہنمائے کا قرینہ یا بخوف فاجرین اور مخالفین و معاندین کے افتراؤں بہتانوں کے جواب کو قرآنی ارشاد کفی [2] فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ۔ واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم

حررہ الفقیر مصطفٰی رضا القادری النوری البریلوی
عفی عنہ المولی القوی بجاہ حبیبہ محمد المصطفٰی النبی الامی۔

[1] سورۂ بقرہ آیت ۱۵۹ [2] سورۂ آل عمران آیت ۶۱